پروین صادق
اسکالر پی ایچ ڈی اردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

عرب دنیا میں اردو ادب کی موجودہ صورتحال

Current Situation of Urdu Literature in Arab Countries

Urdu Language & literature has a vast acceptability in the Asian communities. When Urdu language & literature went to Arab countries, there was a different atmosphere altogether but it made its place in many areas. Many Arab people contributed for development of Urdu literature in their countries. Various types of Urdu literature were introduced there but most of the Urdu speaking community in Indo- Pak is not aware of it. An effort has been made in this article through the research conducted by me to reflect upon the variety and progress of Urdu literature in Arab countries.

Keywords: *Indian Subcontinent, Evolutionary Stages, Identity, Repeatedly, Traditional Restrictions, Atrocity*.

اردو زبان و ادب کی بنیادی جڑیں برصغیر پاک و ہند کی سرزمین میں ہیں۔ لیکن یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ عرب و ہند کے روابط کے ذریعے اس کا بیج عرب سرزمین میں پہنچا۔ عرب کے صحراؤں میں صدیوں کا عمل اس کے وجود کو تلاشتا ہے۔ گویا اردو زبان اپنے ارتقائی مراحل میں تھی جب زمین عرب سے اس کا پودا نمودار ہوا، تو صحراؤں کی جھلسا دینے والی دھوپ، مشقت کی چکی، ہجرت کے کرب، اپنوں کی دوری اور شناخت کی تلاش جیسے عوامل نے اس پودے کی آبیاری کی۔ آہستہ آہستہ یہ پودا بارور درخت کی صورت اختیار کر گیا لیکن بلاد عرب میں جنم لینے والے اردو ادب کے خمیر میں مذکورہ بالا موضوعات رچ بس گئے ہیں اور زیادہ تر تخلیقات انہی مضوعات کے گرد گھومتی نظر آتی ہیں۔ بلاد عرب میں تخلیق ہونے والا ادب ہیت کے نئے تجربوں کے ساتھ ساتھ روایتی پابندیوں اور جدید سانچوں میں ڈھلا ہوا ہے۔

عرب ممالک میں اردو ادب کا بنیادی وجود کسی خاص نظریے کے تحت وجود میں نہیں آیا بلکہ پردیس میں دن بھر محنت مزدوری کرنے کے بعد جب اپنوں سے دوری کا احساس ستانے لگا تو ادب وجود میں آنے لگا۔ فنکار حساس ہوتا ہے، وہ معاشرے کے ظلم و گراوٹ کو ایک عام انسان سے دوگنا محسوس کرتا ہے۔ ایسے تلخ حقائق کی بدولت وجود میں آنے والا ادب ہی فن کا نمونہ اور شاہکار ہوتا ہے۔

عرب دنیا میں اردو ادب کی موجودہ صورتحال پر ایک نظر ڈالی جائے تو اردو ادب کا میدان ہرا بھرا لہلہاتا اور سرسبز دکھائی دیتا ہے۔ اس میں طرح طرح کے پھول کھلے ہیں مگر اس لہلہاتے میدان میں کوئی محقق خوشے چننے تا حال نہیں گیا۔ ہاں کبھی کوئی بھولا بھٹکا مسافر ادھر سے گزرے تو وہاں کے پھولوں کی مہک لے آتا ہے مگر سرسری نظر کبھی بھی کسی چیز کا کامل احاطہ نہیں کر سکتی۔ عرب دنیا میں اردو ادب کی موجودہ صورتحال ابھی وسیع تحقیق کی متقاضی ہے۔

اردو زبان جسے مسلمانوں کی زبان کہا گیا کیونکہ یہ قرآن کے حروف میں لکھی جاتی ہے۔ صدیوں کھیتوں کھلیانوں اور گلیوں کوچوں میں پروان چڑھنے والی یہ زبان آج عرب ممالک میں اپنے ملک ''پاکستان'' کی شناخت بن رہی ہے۔ عرب دنیا میں اردو کا عروج در حقیقت پاکستانی قوم کا عروج ہے۔ بقول ڈاکٹر فرمان فتح پوری

> "کسی زبان کے عروج و زوال کی داستان کو دراصل کسی قوم کے عروج و زوال کی تاریخ سمجھنا چاہیے۔ ہمارے سامنے چین، ملائشیا اور دیگر ممالک ترقی کی روشن مثالیں پیش کر رہے ہیں۔ انہوں نے سب سے پہلے علوم کو ترقی دی اور اس مقصد کے لیے اپنی قومی زبانوں کا سہارا لیا"۔[1]

در حقیقت زبان کسی بھی ملک کی تاریخ تہذیب و تمدن اور روایات کی امین ہوتی ہے۔ زبان جہاں باہمی رابطے اور ابلاغ کا ذریعہ ہوتی ہے وہاں کسی قوم کی امنگوں کی ترجمان بھی ہوتی ہے۔ دنیائے عرب میں جہاں لق و دق صحرا تھا، دور دور تک پانی کا کوئی چشمہ ڈھونڈے نہ ملتا تھا۔ مسافر کئی کئی روز پیدل یا جانوروں پر سفر کرتے تھے۔ پانی کا ذخیرہ ختم ہونے پر یا تو جان کے لالے پڑ جاتے تھے یا کہیں نہ کہیں سے پانی ڈھونڈ کر آگے سفر جاری رکھا جاتا تھا۔ ایسے میں زمین کھودنے پر تیل نکلتا۔ آہستہ آہستہ عرب کے بدوؤں کو معلوم ہوا کہ یہ تیل پانی سے مہنگا اور قیمتی ہے۔ انھوں نے اس تیل کو دنیا کے کارخانے میں کارآمد بنا کر بیچنے کا سوچا اور یہ تیل خریدنے کے لیے کئی خریدار صف بنائے کھڑے تھے۔ ایسے میں عرب دنیا نے غریب ملکوں کی افرادی قوت حاصل کی۔ اس افرادی قوت میں پاکستان کے لوگ بھی شامل تھے۔ عرب ممالک میں اگر دیگر قوموں کا شمار کیا جائے تو پانچویں نمبر پر آنے والے ہندوستانیوں سے پاکستانیوں کی تعداد زیادہ ہے۔

عرب ممالک کی زبان "عربی" ہے لیکن خلیجی ممالک کے بیشتر باشندے اردو بول سکتے ہیں۔ خود اہل عرب مسلمان پاکستانیوں سے محبت اور انس رکھتے ہیں۔ دیگر قوموں کی نسبت ان کا میل جول اور باہمی روابط زیادہ تر پاکستانیوں کے ساتھ ہے۔اس کی واضح مثال عربی لوگوں کی پاکستان یا ہندوستان کی مسلمان لڑکیوں سے شادیاں کرنا ہے۔ عرب ممالک میں اردو کو مروجہ زبانوں میں اہمیت حاصل ہے لیکن سرکاری زبان عربی ہے۔اسی طرح بین الاقوامی زبان ہونے کے ناطے انگریزی دوسرے نمبر پر ہے ۔لہٰذا اردو وہاں بولی جانے والی زبانوں میں تیسرے نمبر پر ہے۔

عرب خطوں میں اردو ادب کی باقاعدہ ابتدا تیل کی دولت دریافت ہونے کے بعد عمل میں آئی ۔عرب ممالک میں سب سے زیادہ تعداد مسلمان پاکستانیوں اور ہندوستانیوں کی ہے۔یہ لوگ اپنا اور اپنے اہل و عیال کے پیٹ کا دوزخ بھرنے عرب ممالک میں گئے۔ جہاں تپتی دوپہریں اور جلتی ریت ان کا استقبال کرتی تھی۔وہاں یہ محنت کش طبقہ جب دن بھر کے کام سے تھک جاتا تو آپس میں مل بیٹھتا اور اپنی ماں دھرتی اور پیاروں کی جدائی کا روگ انہیں گیت الاپنے کی طرف مائل کر دیتا، یوں دن بھر کی تھکن شعر و شاعری میں ڈھل جاتی اعصاب اور روح اس عمل سے یک گونہ سکون پاتےاور سکون حاصل کرنے کا یہی عمل اردو ادب کی تخلیق کا باعث بنااور یوں اردو ادب کی تخلیق ہونے لگی ۔

عرب ممالک میں جب تیل کی دریافت ہوئی اور تیل کے کنویں کھودے گئےتو عرب حکمرانوں نے دنیا بھر کے ہنر مندوں کو کھلے دل سے خوش آمدید کہا عربوں کے پاس وافر مقدار میں پیسہ آیا تو پیسے کا مصرف بھی سمجھ میں آ گیا۔ اور یوں ویران صحراؤں کو گلزاروں میں تبدیل کرنے کا خواب شرمندہ تعبیر ہونے لگا۔ بلند و بالا آسمان کو چھوتی ہوئی عمارتوں کی تعمیر کے منصوبے عمل میں آنے لگے۔افرادی قوت کم پڑنے لگی۔تو مزید افرادی قوت حاصل کرنے کے لئے ایک بار پھر غریب ملکوں کی طرف رجوع کیا گیا اور یوں دنیا بھر کے خطوں کے علاوہ پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش سے بہت سے ہنر مند افراد نے عرب ممالک کا رخ کیا۔ درہم و دینار کے لالچ میں دیگر محنتی ہاتھوں نے دیکھتے ہی دیکھتے عرب ممالک کو دنیا کے ترقی یافتہ اور مالدار ممالک کی صف میں لا کھڑا کیا اور آج عرب میں خصوصاً متحدہ عرب امارات دوبئ میں دنیا کی سب سے بڑی عمارت برج خلیفہ کی صورت کھڑی اہل ہنر کے فن و مہارت کو داد دیتی اور دنیا بھر کے سیاحوں کی توجہ اپنی جانب کھینچتی نظر آتی ہے۔

عرب ممالک کی اس ساری ترقی کے پیچھے محنت کشوں کی جانفشانیاں ہیں۔دنیائے عرب میں ایک طرف عظمت آدم تپتے جزیروں پر اپنے قدم رکھ رہی تھی تو دوسری طرف تھکے ذہن جب رات کو اکٹھے بیٹھتے تو اپنے من کی باتیں کر کے دل کو بہلاتے۔اہل پاکستان کی قومی زبان اردو ہےاور عرب ممالک میں پاکستانیوں کی تعداد بھی باقی ممالک کے مزدوروں سے زیادہ تھی۔ چنانچہ غیر محسوس طریقے سے اردوادب کی جڑیں دنیائے عرب کی سرزمین میں پھوٹنے لگیں۔آپس کی محفلوں میں شاعری اور کہانیاں سنائی جانے لگیں ۔آہستہ آہستہ شعری مجموعے،افسانے اور کہانیاں تخلیق ہونے لگیں اوریوں ادب کے پودے کی جڑیں روز بروز مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی گئیں ۔آج اردو ادب پورے وجود کے ساتھ گھنے اور تناور درخت کی صورت دنیائے عرب پہ کھڑا اپنی گھنی چھاؤں اور تازہ پھل پھولوں سے لوگوں کی توجہ اپنی جانب کھینچ رہا ہے۔محمد حنیف شاہد لکھتے ہیں:

> "سعودی عرب کے مختلف شہروں میں اردو جگہ جگہ پھیلی ہوئی ہے۔دکانوں اور ہوٹلوں پر اردو میں تحریر کردہ سائن بورڈ،تختہ ہائے اعلانات،بازاروں اور گلی کوچوں سے سنائی دینے والی پاکستانی اور اردو نغموں کی آوازیں اور موسیقی کی دھنیں اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں۔خاص طور پر جدہ،مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں تو انسان یوں محسوس کرتا ہے کہ جیسے وہ لاہور میں ہو"۔[٢]

سعودی عرب ہو یا متحدہ عرب امارات ،قطر ہو یا عمان،شام ہو یا کویت و بحرین ان سب عرب ممالک میں اردو ادب کی ترقی اپنے تدریجی ارتقاٗ کے ساتھ رواں دواں نظر آتی ہے۔دنیائے عرب میں اردو ادب کی موجودہ صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے ہم بالترتیب سعودی عرب متحدہ عرب امارات ،قطر،عمان، شام، کویت، اور بحرین اور دیگر ممالک کا علیحدہ علیحدہ جائزہ پیش کریں گے تا کہ اردو ادب کی موجودہ صورتحال کھل کر سامنے آئے۔

سعودی عرب : سعودی عرب کا کل رقبہ ٢،١٤٩،٦٩٠مربع کلو میٹر ہے ۔اس کی آبادی ١٦٠٠٠،١٤٠،دارلحکومت "ریاض" ہے اور مرکزی زبان" عربی" ہے۔

سعودی عرب میں اردو زبان و ادب کے فروغ کا سہرا ان اداروں کا مرہون منت ہے جنہیں وہاں مقیم پاکستانی برادری کی سرپرستی حاصل ہے۔پاکستان ایمبیسی سکول اور کالج جدہ،ریاض،طائف اور الخبر

میں اردو زبان و ادب کی تدریس جاری ہے۔ایمبیسی ،کالج جدہ اپنی تدریسی سرگرمیوں کے علاوہ علمی و ادبی اور ثقافتی خدمات بھی انجام دے رہا ہے ۔" بزم ادب " کی صورت میں ادب وہاں پروان چڑھ رہا ہے۔دوسرے نمبر پر پاکستانی انٹر نیشنل سکول و کالج جدہ،طائف،الخبر اور ریاض ہیں ۔ محمد حنیف شاہد اس ضمن میں رقمطراز ہیں:

> " ملک صاحب پاکستان کے شیدائی اور اردو کے دل دادہ ہیں اور اردو اور پاکستانیت کے فروغ کے لیے دن رات کوشاں رہتے ہیں ۔اس درسگاہ میں انگریزی ذریعہ تعلیم شروع کرنے کے لیے بہت کوششیں ہوئیں لیکن ملک صاحب نے انگریزی پر اردو کو ترجیح دی"۔[۳]

ایمبیسی سکول وکالجوں کے علاوہ سعودی عرب میں اہل فن کی مجالس بھی اردو زبان و ادب کی ترقی کا سر چشمہ ہیں" بزم اقبال"(ریاض)پہلی بزم ہے جس کے اجلاسوں میں پیش ہونے والے مقالات میں غالب، اقبال، فیض،اور دیگر مشاعر شعر و ادب کے علاوہ تہذیب و ثقافت اور سائنسی موضوعات پر مضامین و مقالات پیش کیے جاتے رہے ہیں۔انجمن ثقافت پاکستان (ریاض)بزم فانوس ریاض ،حلقہ ارباب ذوق،بزم اردو (جدہ)نخلستان ادب (الخبر)انٹر نیشنل اقبال ایوارڈ کمیٹی (جدہ)اقبال سٹڈی سرکل (جدہ) بزم جگر (جدہ) بزم علم و فن (جس کا نیا نام دائرہ ادب جدہ رکھا گیا ہے)،بزم اردو دمام اردو زبان و ادب کی خدمات میں پیش پیش ہیں ۔سعودی عرب میں اردو زبان و ادب کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ وزارت حج و اوقاف نے بڑے بڑے شہروں کی بعض مخصوص مساجد میں جمعہ کے روز بعد نماز عشا اردو میں خطبہ پیش کرنے کی اجازت دی ہے۔سعودی ٹیلی ویژن میں بعض مخصوص اوقات میں خصوصی اردو پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔

متحدہ عرب امارات:یہاں بھی اردو زبان و ادب اپنے ارتقائی عمل سے گزر رہا ہے۔ خلیجی ریاستوں میں اردو کی مقبولیت کا محرک،معاشرتی میل جول ،مذہبی و ثقافتی اور نظریاتی ہم آہنگی ہی ہے۔ متحدہ عرب امارات کا کل رقبہ ۸۳،۶۰۰مربع کلو میٹر ہے، آبادی ۵۰۱۰۰۰۰،ادارلحکومت ابو ظہبی ہے اور مرکزی زبان عربی ہے ۔متحدہ عرب امارات ابو ظہبی ،دوبئی، عجمان،شارجہ،ام القوین،راس الخیمہ اور فجیرہ کی ریاستوں پر مشتمل ہے۔ اردو زبان و ادب کی ترویج و ترقی میں سفارت خانہ پاکستان کا اہم کردار ہے۔ہر

ریاست میں پاکستانی ایمبیسی سکول و کالج موجود ہیں جہاں اردو کی تدریس جاری ہے ۔دیگر کئی پرائیویٹ اداروں میں بھی اردو پڑھائی جاتی ہے۔متحدہ عرب امارات میں بھی اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے مختلف تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔پاک ادب سوسائٹی امارات، اردو سوسائٹی بزم شعر و ادب، آرٹس پروموشن بیورو، وغیرہ ۔یہ تمام تنظیمیں اردو ادب کے فروغ کے لیے کام کر رہی ہیں۔آرٹس پروموشن کے زیر اہتمام ۱۹۹۱میں گلف میں پہلا عربی اردو مشاعرہ منعقد کرا کے عربی اور اردو ادبا اور شعرا کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش کی گئی ۔پاک امارات فرینڈشپ میں شارجہ سے اپنے پروگرام شروع کیے۔پاکستان دبئی ایسوسی ایشن اردو زبان و ادب کی ترویج میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔پاک پنجاب کلچر ایسوسی ایشن کے علاوہ کشمیر کلچر اینڈ ویل فئیر سوسائٹی بھی اپنے پروگراموں کے ذریعے اردو کے فروغ کے لیے کوشاں ہے۔ "پیٹریوٹ پاکستانیز"کے زیر اہتمام یوم پاکستان کے حوالے سے مشاعروں کا آغاز کیا۔متحدہ عرب امارات سے شائع ہونے والے شعری مجموعوں میں ”روشنی اے روشنی“ آہنگ کیف، مشعل جاں ،کلیات قابل،اور سحر آواز دیتی ہے، شامل ہیں۔جب کہ ڈاکٹر پیر زادہ قاسم کا نیا مجموعہ کلام ہفت آشوب ،محشر بدایونی کا ”کلیات محشر“ اور جون ایلیا کے انشائیوں کا مجموعہ زیر طبع ہیں۔العین یونیورسٹی کے تعاون و اشتراک سے احمد فراز کا کلیات، ” اثاثہ“بھی یہیں سے شائع ہوا۔اس کے علاوہ یہاں کئی بین الاقوامی مشاعرے اور کتب کی رونمائی منعقد ہوئیں۔

متحدہ عرب امارات میں اردو زبان و ادب کی آبیاری کرنے والوں کی ایک طویل فہرست ہے جن میں بیشتر شعرا اور ادبا شامل ہیں ۔افسانہ نگار و شاعر اسلام عظمی نے سب سے پہلے یہاں ایک سلسلہ کتب جاری کرنے کا کام شروع کیا اور”ریت اور شبنم“ کے نام سےایک کتاب جو متحدہ عرب امارات کے اردو شعرا کے کلام پر مبنی تھی، شائع کرائی۔اس کے علاوہ شعری اور افسانوی ادب پر مبنی کتب کی ایک بڑی تعداد منظر عام پر آ چکی ہے جس کے نتیجے میں اردو ادب کے قارئین میں بھی بے انتہا اضافہ ہوا ہے۔

متحدہ عرب امارات میں اردو رسائل و جرائد کی اشاعت کو زبردست پزیرائی حاصل ہو رہی ہے جن میں انڈیا اور پاکستان سے آنے والے ادبی مجلات بھی شامل ہیں۔خلیج ٹائمز پندرہ روزہ اردو نامہ“ کے علاوہ ” الشرق“ اردو اخبار روزانہ چھپتا ہے۔متحدہ عرب امارات کے ایک معتبر عربی شاعر”سلطان العویس“

کے مجموعہ کلام کا اردو ترجمہ "دیوان" کے نام سے اکتوبر ۱۹۹۲میں شائع ہو چکا ہے۔ اسکا ترجمہ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر نے کیا تھا۔متحدہ عرب امارات میں ہماری قومی زبان اردو پوری شد و مد کے ساتھ رابطے اور ابلاغ کا فریضہ انجام دے رہی ہے اور اردو زبان و ادب بہت تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔

قطر: ۱۹۵۲میں پاکستانی افراد نے قطر کا باقاعدہ رخ کیا۔۱۹۵۷کے بعد آہستہ آہستہ پاکستانیوں کی تعداد بڑھنے لگی،مقامی باشندوں کی بڑی تعداد کو غیر ملکیوں سے بات چیت کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا چنانچہ اردو عام ہوئی۔تعلیمی ضروریات

کے تحت مدرسوں کا قیام عمل میں آیا۔"پاک شمع سکول" ۱۹٦۵ میں قائم ہوا۔اس کےعلاوہ پاکستان ایجوکیشن سنٹر جو ابتدا میں "پاکستانی سکول"کہلاتا رہا اس میں اڑھائی ہزار طلبہ و طالبات اردو میڈیم اور تقریباً ڈیڑھ ہزار کے قریب طلبہ و طالبات انگلش میڈیم میں پڑھتے ہیں۔۱۹۸٦میں ایک سکول اینگلو پاک بھی قائم ہوا جو اردو زبان و ادب کی خدمت میں پیش پیش ہے۔

قطر میں اردوبولنے والوں کی تعداد ۲ لاکھ سے زیادہ ہے۔" پاک کمیونٹی قطر،پاکستان آرٹس سوسائٹی، مجلس فروغ اردو ادب،پاک رائٹر فورم،بمبئی کلب،اردو زبان و ادب کی ترویج و اشاعت میں معاون کردار ادا کر رہے ہیں۔قطر ریڈیوکی "اردو سروس"بھی اردو زبان و ادب کی خدمت کر رہی ہے۔اس کے علاوہ بزم ہم وطنان پاکستان 'حلقہ رفقائے ہند"پاک یوتھ سوسائٹی' انڈو قطر اردو مراکز قائم ہونے سے اردو زبان و ادب کی پذیرائی میں اضافہ ہوا ہے۔

بحرین:بحرین خلیجی ریاستوں میں سب سے چھوٹی ہے۔اس کی سرکاری زبان عربی ہے۔ جبکہ تجارتی زبان انگریزی ہے بحرین کی غیر سرکاری زبان اردو قرار دی جاتی ہے۔ بحرین میں اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے بے شمار ادارے،تنظیمیں ،کمیٹیاں اور سکول کام کر رہے ہیں۔ادب کی خدمت کے حوالے سے بزرگ شاعر سعید قیس اور ان کے رفقائے کار قابل ذکر ہیں۔بحرین میں وقفے وقفے سے کچھ ادبی کتب شائع ہوئی ہیں۔ان میں شاہد علی خان کی دو کتب "رمز عشق" اور "رمز حسن" سعید قیس کی "حدیث غم""ہجر کے موسم"اور "دیوار و در"شامل ہیں۔ان تمام کتب میں "دیوار و در"کو نمایاں مقام حاصل ہے۔

شام: ملک "شام"میں بھی دیگر ممالک کی طرح اردو زبان و ادب کی ترویج جاری ہے۔شام کا کل رقبہ ۱۸۰،۱۸۵مربع کلو میٹر ہے۔ آبادی ۱۱،۳۳۸،۰۰۰ہے اور دارلحکومت دمشق ہے۔عرب دنیا کےسب سے عظیم اردو دان اور پاکستان شناس شخصیت شام میں ہے۔ڈاکٹر احسان حقی صاحب ہی وہ ہستی ہیں جو شام میں اردو زبان و ادب کی ترقی کا باعث بنےآپ خود بھی اردو روانی سے بولتے ہیں۔دمشق میں اردو کی باقاعدہ تدریس کا انتظام ۱۹۸۸میں ہوا۔

کویت: خلیجی ریاستوں میں سب سے بڑی ریاست کویت ہے اس کا کل رقبہ ۱۷،۸۱۸ مربع کلو میٹر ہے۔آبادی ۱،۹۵۸،۰۰۰ہے دارلحکومت کویت سٹی ہے۔اور مرکزی زبان عربی ہے۔ یہاں اردو کی ترویج و ترقی کیلئے سب سے بڑا کارنامہ انگریزی روزنامے "عرب ٹائمز" کے مدیر نے انجام دیا۔انہوں نے خبروں کو اردو میں ٹائپ کروایا اور چھاپہ۔انہوں نے حکومت کویت سے روزانہ دو صفحات اردو میں چھاپنے کی اجازت لی۔کویت میں پاکستانی سفارت کاروں نے اہم کردار ادا کیا۔لوگ اپنی سفارتی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ اردو زبان کی ہر تقریب میں شرکت کر کے اردو زبان و ادب کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔حتی کہ دیکھتے ہی دیکھتے کویت اردو ادب کی ترقی کا مرکز بن گیا۔

ریڈیو کویت بھی بلا شبہ اس ترقی کا محرک ہے کیونکہ ریڈیو کویت سے مقامی شعرا کے اردو مشاعرے نشر ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈرامے اور دیگر پروگرام اردو میں نشر کیے جاتے ہیں۔کویت میں نثری ادب بھی بڑی تیزی سے تخلیق ہوا۔ شاعری کے ساتھ ساتھ نثری اادب مختلف سماجی و ادبی تنظیموں کے زیر اثر پروان چڑھا۔۱۹۶۳ میں کویت میں بزم ادب اردو کے نام سے قیام میں آنے والے اس ادارے نے اردو ادب کی بھرپور خدمت کی۔پاک بزم سخن بھی اس ضمن میں پیش پیش رہی۔"یاران ادب" کے زیر اہتمام رنگا رنگ اردو پروگرام نشر کیے گئے۔جو اردو زبان و ادب کی ترقی کے فروغ کا باعث بنے پاکستان آرٹس سرکل،پاکستان سنٹرل ایڈ کمیٹی،حلقہ شعور ادب، ایسی تنظیمیں ہیں جو کسی نہ کسی طرح اردو زبان و ادب کی ترقی میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔کویت کے پاکستانی مدارس میں بھی اردو کی تدریس و فروغ کا مناسب انتظام کیا گیا ہے۔جہاں سے ہزاروں طلبا و طالبات دلوں میں اردو زبان و ادب سے محبت بسائے فارغ التحصیل ہوتے ہیں۔ اگست ۱۹۹۰ میں عراقی جارحیت نے کویت کا سارا نظام درہم برہم کر دیا۔کویت کو آزادی ملی تو "کویت بزم ادب" کے جیالوں نے پھر سے اردو کی خدمت کا بیڑا اٹھایا۔اس

طرح کویت میں ایک بار پھر سے اردو ادب کی بہار آ گئی۔اور سینکڑوں شعر و ادب کی کتب شائع ہوئیں اور کئی کتب زیر طبع ہیں۔

المختصر دنیائے عرب میں اردو ادب کی موجودہ صورتحال خوش آئند ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ عرب ممالک میں یونیورسٹیوں میں بھی اردو زبان و ادب سیکھنے والے شیدائیوں کے لیے نصاب مرتب کیا جائے اور عرب یونیورسٹیوں میں اردو چیئر قائم کی جائیں تا کہ ترقی کی بڑھتی ہوئی دوڑ میں پاکستان کی قومی زبان جو قرآن کے حروف میں لکھی جاتی ہے۔اور جسے مسلمانوں کی زبان کہا جاتا ہے، کہیں دیگر زبانوں سے پیچھے نہ رہ جائے۔پاکستان اور عرب ممالک کے حکمرانوں کو مشترکہ معاہدے کر کے عربی اور اردو کو آگے بڑھانا چاہئے کیونکہ زبان ہی کسی قوم کی ترقی کا راز ہے۔تاریخ شاہد ہے کہ جو قومیں اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرتی وہ صفحہ ہستی سے مٹ جایا کرتی ہیں اور دنیا کی تاریخ میں ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔ عرب ممالک میں اردو زبان و ادب کی ترویج و اشاعت دیکھ کر اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ دن دور نہیں جب عرب ممالک میں اردو کا شمار دنیا کی سب سے پہلے نمبر پر بولی جانے والی زبانوں میں ہو گا۔آج دنیائے عرب میں اردو کا گلشن ہرا بھرا اور لہلہاتا ہے۔نئے اور تازہ شگوفے کھل رہے ہیں۔ضرورت اس امر کی ہے کہ محقق' دنیائے عرب کی سیر کر کے اس گلشن کے گل بوٹوں کا احوال تاریخ ادب اردو کے اوراق پر سنہری حروف سے رقم کریں۔تاکہ آنے والی نسلیں عرب ممالک کی موجودہ صورتحال سے آگاہ ہو کر پاک و عرب میں تخلیق ہونے والے ادب سے فیضیاب ہو سکیں۔

حوالہ جات

۱۔ فتح پوری، فرمان ،"اردو ہے جس کا نام" گجرات ،عزت اکیڈمی ،۲۰۰۴ء،ص۱۵۱

۲۔ شاہد محمد حنیف، سعودی عرب میں اردو" اسلام آباد ،مقتدرہ قومی زبان، ،۱۹۹۷ء۔ص۱۷٦

۳۔ ایضا" ص ۱۷۸

۴۔ الیگزینڈر بوسانی، ڈاکٹر "پاکستانی ادب کی تاریخ" میلان، اطالیہ پریس، ۱۹۵۸

۵۔ العویس،سلطان، "دیوان " لاہور، سعدیہ پبلی کیشنز ۱۹۹۲

٦۔　جاوید،انعام الحق،ڈاکٹر "بیرونی ممالک میں اردو " اسلام آباد ، ،مقتدرہ قومی زبان، ١٩٩٧
٧۔　حنیف فوق، "متوازی نقوش" کراچی ، نفیس اکیڈمی، ١٨٨٩
٨۔　صلاح الدین، "پاکستان زبان اور ادبیات" ترکی، استنبول ، ١٩٦٦